تذکرۃ المشاہیر

حافظ انس مدنی بن حافظ عبد الرحمٰن مدنی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

امام زرکشیؒ اور ان کی مایہ ناز تالیف البُرھان

امام زرکشیؒ کے مختصر حالاتِ زندگی

نام و نسب: امام زرکشیؒ کا پورا نام محمد بن عبد اللہ بن بہادر ہے۔ بعض کے نزدیک ان کے باپ کا نام بہادر بن عبد اللہ ہے۔

کنیت ابوعبد اللہ، جبکہ نسب زرکشی اور مصری ہے۔ ترکی الاصل اور شافعی المسلک ہیں۔

آٹھویں صدی ہجری کے اہل نظر و مجتہد علما میں سے ہیں۔ قرآنِ کریم، اَحادیثِ مبارکہ اور اُصولِ دین وفقہ میں امتیازی حیثیت کے حامل تھے۔

'زرکش' فارسی کلمہ ہے۔ 'زر' کا معنی 'سونا' جبکہ 'کش' کا معنی 'والا' کے ہیں، یعنی سونے کا کام کرنیوالا۔ ان کو 'زرکشی' اس لئے کہا جاتا ہے کہ طلبِ علم سے پہلے وہ سنار کا کام کرتے تھے۔[1]

امام زرکشیؒ کا زمانہ اور اس وقت کے عمومی حالات

امام زرکشیؒ نے آٹھویں صدی ہجری میں پرورش پائی اور یہ دور سیاسی لحاظ سے بہت خراب، جبکہ علمی لحاظ سے بڑا سنہری دور تھا۔ سیاسی لحاظ سے عالم اسلام تاتاریوں اور منگولوں کے سامنے سرنگوں ہو چکا تھا، اور یہ لوگ عالم اسلام کو سخت زک پہنچا چکے تھے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا کرم یہ ہوا کہ روس اور ترکستان میں کئی تاتاری اور منگول قبائل اسلام میں داخل ہوگئے۔ یاد رہے کہ ترکستان اس وقت سے اب تک اسلامی ملک چلا آتا ہے۔

مصر...... جو امام زرکشیؒ کی جائے پیدائش ہے...... اس زمانے میں اُن بحری حکمرانوں کے زیر تسلط تھا جو سلطان ناصر بن محمد قلاوون کی قیادت میں ۷۰۲ھ میں تاتاریوں کو شکست دے چکے تھے۔ پھر سلطان ناصر کے بعد جب اس کا بیٹا ملک منصور سیف ابوبکر تخت پر بیٹھا تو وہ مصر

www.KitaboSunnat.com

کے حالات پر کنٹرول نہ رکھ سکا اور مصر کے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے اور منصور کے لئے بہت سے داخلی فتنے پیدا ہوگئے، جن کا عیسائیوں نے خوب فائدہ اُٹھایا اور ۷۶۷ھ میں اسکندریہ پر قبضہ کرلیا، اور پھر کچھ ہی دیر بعد ۷۸۴ھ میں جراکسہ کے حکمرانوں نے سلطان ابوسعید برقوق بن انس کی قیادت میں پورے مصر پر قبضہ کرلیا، اور اس نے بحری حکمرانوں کو چن چن کر قتل کردیا۔ پھر اسی صدی کے آخر میں منگول چنگیز خان کے پوتے تیمور لنگ کی قیادت میں نئے سرے سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلادِ مسلمہ کو نئے سرے سے تباہ وبرباد کردیا۔

المختصر یہ وہ حالات تھے جنہوں نے آٹھویں صدی ہجری میں عالم اسلام کے چہرے کو سیاہ کیا۔ خطرہ مسلمانوں پر ہر طرف سے منڈلا رہا تھا۔ مسلمان بت پرستی اور زندقہ کے حصار میں تھے، اور صلیبی بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے۔ جبکہ مسلمان خود باہمی اختلافات کی زد میں تھے۔ باطنیہ اور حشیشی اسماعیلیہ جیسے فرقے اُمتِ مسلمہ کے جسم کو گھن کی طرح کھا رہے تھے۔(۲)

یہ تو سیاسی صورتحال تھی جبکہ علمی صورتحال اس کے بالکل برعکس تھی۔ یہ دور علمی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے ایک سنہری دور تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بڑے بڑے علماء وفقہا پیدا کئے تھے جو دین اسلامی کے مختلف اختصاصات میں یدِطولیٰ رکھتے تھے اور سیاسی حالات سے قطعاً متاثر نہ تھے بلکہ ایسے حالات نے ان کی صلاحیتوں کو خوب پروان چڑھایا اور اُنہوں نے ان فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور علمی تحریک کو اوجِ ثریا تک پہنچا دیا۔ لہٰذا اس زمانے میں بڑے بڑے مدارس اور لائبریریاں معرضِ وجود میں آئیں۔ اور مختلف میدانوں اور اختصاصات میں دائرۃ المعارف اور معرکہ آرا قسم کی تصنیفات لکھی گئیں۔

اس زمانے میں اس علمی تحریک کے پروان چڑھنے کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ منگول کے ہاتھوں بغداد کے سقوط کے بعد علما کرام مصر میں جمع ہوگئے اور ان کا ایک ہی مقصد تھا کہ ہم نے دینی علوم کو ضائع ہونے سے بچانا ہے، لہٰذا انہوں نے اپنی کوششوں کو کئی گنا بڑھا دیا۔

امام ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) نے صرف آٹھویں صدی کے علما کے حالاتِ زندگی پر

www.KitaboSunnat.com

ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام اُنہوں نے الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة رکھا۔ اس کتاب میں اُنہوں نے آٹھویں صدی کے امام ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ)، امام مزیؒ (م۷۴۲ھ)، امام ابو حیانؒ (م۷۴۵ھ)، امام ذہبیؒ (م۷۴۸ھ)، امام ابن قیم جوزیؒ (م۷۵۱ھ)، امام مغلطائیؒ (م۷۶۲ھ)، امام یافعیؒ (م۷۶۸ھ)، امام جمال الدین اسنویؒ (م۷۷۲ھ)، امام ابن کثیرؒ (م۷۷۴ھ)، امام ابن قدامہ مقدسیؒ (م۷۸۰ھ)، امام شہاب الدین اذرعیؒ (م۷۸۳ھ)، امام کرمانیؒ (م۷۸۶ھ)، امام تفتازانیؒ (م۷۹۱ھ)، امام زرکشیؒ (م۷۹۴ھ)، امام ابن رجب حنبلیؒ (م۷۹۵ھ)، امام سراج الدین بلقینیؒ (م۸۰۵ھ)، امام زین الدین عراقیؒ (م۸۰۶ھ) اور امام ابن ملقّنؒ جیسے پانچ ہزار سے زائد بڑے بڑے علما کا تذکرہ کیا ہے جو کہ اس زمانے میں علمی تحریک کے بلندیوں پر پہنچنے کی واضح دلیل ہے۔

یہ وہ سیاسی اور علمی حالات ہیں جن میں امام زرکشیؒ نے پرورش پائی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان حالات کا امام زرکشیؒ کی زندگی پر گہرا اثر تھا۔

امام زرکشیؒ کی ولادت، نشو ونما اور ابتدائی تعلیم

امام بدر الدین زرکشیؒ قاہرہ میں ۷۴۵ھ میں ایک ترکی خاندان میں پیدا ہوئے۔ چھوٹی عمر میں سنار کا کام سیکھا اور اس پیشہ سے منسلک ہوگئے۔ پھر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئے تو اپنے معاشرے کو مدارس، علما، کتب اور دور دور سے علماءِ مصر سے استفادہ کے لئے آنے والے طلبہ کے حلقاتِ علم سے بھرا ہوا پایا۔ انہی حلقات میں امام زرکشیؒ نے بھی شریک ہونا شروع کر دیا اور امام نوویؒ کی فقہ شافعی پر کتاب منهاج الطالبين وعمدة المفتيين کو زبانی حفظ کرلیا۔ اسی نسبت سے ان کو المنهاجي بھی کہا جاتا ہے۔

پھر امام زرکشیؒ مدرسہ کاملیہ میں امام جمال الدین اسنویؒ کے حلقہ میں داخل ہوگئے۔ امام اسنوی اس زمانے میں مصر میں شافعی مذہب کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ امام زرکشیؒ نے ان سے خوب استفادہ کیا اور ان کے سب سے ذہین وفطین شاگرد ثابت ہوئے۔ نیز امام سراج الدین بلقینیؒ اور حافظ مغلطائیؒ جیسے محدثین سے علم حدیث میں کمال حاصل کیا۔[۳]

رحلاتِ علمیہ

سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا کہ سب سے پہلے اپنے شہر کے جید علما سے استفادہ کیا کرتے تھے اور پھر دوسرے شہروں کے جید علما کی طرف سفر کرتے اور ان سے اپنے علم کی پیاس بجھاتے تھے۔ امام زرکشیؒ نے بھی سلف کی اسی سنت پر عمل کیا اور سب سے پہلے شام کی طرف سفر کیا اور وہاں شیخ صلاح الدین بن امیلہؒ سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ اور امام عماد الدین ابن کثیرؒ سے حدیث وفقہ میں مہارت حاصل کی اور ان کی مدح میں شعر بھی کہے۔ پھر جب ان تک شہاب الدین اذرعیؒ کی شہرت پہنچی تو ان سے استفادہ کے لئے حلب کا سفر کیا اور ان سے فقہ واُصول فقہ میں مہارت حاصل کی۔

بڑے بڑے علما سے مختلف علوم میں مہارت حاصل کرنے کے بعد امام زرکشی واپس مصر تشریف لے آئے اور تدریس کرنے کے ساتھ ساتھ افتا کے منصب پر بھی فائز ہوئے۔ اور پھر تدریس وافتا کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کی طرف بھی متوجہ ہوئے اور اپنی ۴۹ سالہ مختصر عمر میں متنوع موضوعات پر اپنے ہاتھ سے اتنی کتابیں تصنیف کر گئے کہ بڑے بڑے علما اتنی تصنیفات نہ کر سکے۔[۴]

امام زرکشیؒ کا مقام ومرتبہ

ابن قاضی شہبہؒ (م۸۵۱ھ) فرماتے ہیں کہ مجھے امام زرکشیؒ کے شاگرد شمس الدین برماوی نے بتایا کہ امام زرکشیؒ صرف علم میں مشغول رہا کرتے تھے اور ان کو تعلیم وتعلّم سے کوئی اور چیز مشغول نہ کرتی تھی، جبکہ ان کے معاشی اُمور کی ذمہ داری ان کے اقربا نے اُٹھائی ہوئی تھی۔[۵]

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

> ''امام زرکشیؒ اپنے گھر میں ہر قسم کے کاموں سے کنارہ کش رہا کرتے تھے اور کتابوں کے بازار کے علاوہ کبھی بھی بازار وغیرہ نہیں جاتے تھے۔ اور جب بھی کتابوں کے بازار تشریف لے جاتے تو کچھ خریداری نہ کرتے بلکہ وہیں بیٹھے بیٹھے پورا دِن کتابوں کے مطالعے میں گزار دیتے اور جو بات پسند آتی وہ اپنے پاس موجود خالی اوراق میں لکھ لیتے اور پھر واپس اپنے گھر آکر اس کو اپنی کتابوں میں نقل کر لیتے تھے۔''[۶]

امام زرکشیؒ کا علمی مقام اور ان کے بارے میں علما کے تعریفی کلمات

امام زرکشیؒ بیک وقت کئی علوم میں مہارت رکھتے تھے جن میں علومِ قرآن، حدیث، فقہ، اُصول فقہ اور ادب شامل ہیں۔ اور ہر علم میں ان کی متعدد تصانیف ہیں جو کہ ان علوم میں ان کے تبحر علمی پر واضح دلالت کرتی ہیں۔ امام مقریزی (م ۸۴۵ھ) فرماتے ہیں:

''امام زرکشی شافعی مسلک کے بہت بڑے فقیہ تھے، کئی علوم کے ماہر اور مفید کتب کے مؤلف تھے۔''⑦

ابن قاضی شہبہؒ نے اُنہیں اپنی کتاب طبقات الشافعية میں بڑے شافعی ائمہ میں شمار کیا ہے اور فرماتے ہیں:

''وہ بہت بڑے فقیہ، اُصولی اور ادیب تھے اور اِن علوم میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔''⑧

ابن ایاس حنفی (م ۹۳۰ھ) فرماتے ہیں:

''امام زرکشیؒ بہت بڑے عالم اور فاضل شخصیت تھے، متعدد کتب تصنیف کیں۔ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔''⑨

امام داؤدی (م ۹۴۵ھ) نے اپنی کتاب طبقات المفسرين میں ان کا شمار تفسیر کے ائمہ میں کیا ہے اور فرماتے ہیں:

''امام، عالم، علامہ اور انہوں نے نہایت قیمتی کتب تصنیف کیں۔''⑩

امام زرکشیؒ کی تصانیف

امام زرکشیؒ کی کتابوں کی تعداد تقریباً پینتالیس بنتی ہے، جن میں سے اُنتیس کتابیں اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ محققین نے ان کتابوں کی تحقیق اور نشر واشاعت کا بہت اہتمام کیا ہے اور ان میں سے گیارہ کتابیں باقاعدہ طبع ہوچکی ہیں، اٹھارہ کتابیں ابھی تک مخطوط شکل میں موجود ہیں، جبکہ سولہ کتابیں حالاتِ زمانہ کی نذر ہوگئیں ہیں۔

امام زرکشیؒ کا زیادہ اہتمام فقہ اور اُصولِ فقہ کے ساتھ تھا، لہٰذا فقہ اور اُصولِ فقہ میں ان کی بائیس کتابیں ہیں، حدیث میں نو کتابیں، لغت وادب میں چار کتابیں، علومِ قرآن میں تین کتابیں، توحید وعقیدہ میں تین کتابیں اور تراجم میں ایک کتاب ہے۔⑪

www.KitaboSunnat.com

امام زرکشیؒ کی اہم کتب حسبِ ذیل ہیں:

- الإجابة لإيراد ما استدركته عائشة على الصحابة
- الأزهية في أحكام الأدعية
- البحر المحيط (أصول الفقه)
- البرهان في علوم القرآن
- الذهب الإبريز في تخريج أحاديث فتح العزيز (الحديث)
- الفتاوىٰ (الفقه)
- الكواكب الدرية في مدح خير البرية امام بوصیری کے قصیدہ بردہ کی شرح ہے۔
- اللآلي المنتثرة في الأحاديث المشتهرة
- المعتبر في تخريج أحاديث المنهاج والمختصر
- المنثور في القواعد الفقهية
- النكت على مقدمة ابن الصلاح مقدمہ ابن الصلاح کی شرح
- إعلام الساجد بأحكام المساجد
- تشنيف المسامع بجمع الجوامع امام سبکی کی اُصولِ فقہ پر 'جمع الجوامع' کی شرح
- تفسير القرآن
- تكملة شرح المنهاج للنووي: امام نوویؒ کی فقہ شافعی میں کتاب المنهاج کی شرح امام اسنویؒ نے شروع کی تھی، لیکن وہ اسے مکمل نہ کرسکے تو امام زرکشیؒ نے اسے مکمل کیا اور پھر اس کا اختصار بھی الديباج في توضيح المنهاج کے نام سے کیا۔
- خبايا الزوايا (الفقه)
- خلاصة الفنون الأربعة
- ربيع الغزلان (الأدب)
- رسالة في كلمات التوحيد المعروف معنى لا إلـٰه إلا الله
- سلاسل الذهب (أصول الفقه)

www.KitaboSunnat.com

- شرح الأربعين النووية
- شرح البخاري: یہ ایک بہت تفصیلی شرح ہے، حافظ ابن حجر الدرر الکامنة میں فرماتے ہیں کہ امام زرکشیؒ نے صحیح بخاری کی شرح لکھی، جس کا کچھ حصہ میں نے خود دیکھا ہے، اور پھر اس شرح کی تلخیص بھی التنقيح کے نام سے ایک جلد میں کی۔
- شرح التنبيه للشيرازي (الفقه)
- شرح الوجيز للغزالي (الفقه)
- شرح عمدة الأحكام
- عقود الجمان وتذييل وفيات الأعيان لابن خلكان حافظ ابن حجر نے اس کتاب کو نظم الجمان فی محاسن أبناء الزمان کے نام سے ذکر کیا ہے۔
- في أحكام التمني
- لب الخادم (الفقه)
- لقطة العجلان وبلّة الظمآن (أصول الفقه)
- مكاتبات (الأدب) [۱۲]

امام زرکشیؒ کی وفات: امام زرکشیؒ ۳/ رجب ۷۹۴ھ بروز اتوار اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور قاہرہ میں ہی دفن ہوئے۔[۱۳]

البرهان في علوم القرآن

وہ تمام علماء اور مؤرخین جنہوں نے امام زرکشیؒ کے حالات بیان کیے ہیں، ان کا اتفاق ہے کہ البرهان في علوم القرآن امام زرکشیؒ کی ہی تصنیف ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

''میں نے امام زرکشیؒ کی کتاب البرهان في علوم القرآن ان کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی، علومِ قرآن پر بہت اچھی اور اوّلین کتابوں میں سے ہے، جس میں امام زرکشیؒ نے چالیس سے زائد علوم ذکر کیے ہیں۔''[۱۴]

www.KitaboSunnat.com

امام سیوطیؒ اپنی کتاب حسن المحاضرۃ میں امام زرکشیؒ کے حالات کے ضمن میں اور اپنی کتاب الإتقان في علوم القرآن کے مقدمہ میں اسی بات کی تصریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مجھے یہ بات پہنچی کہ امام بدر الدین زرکشیؒ نے بھی علومِ قرآن پر البرھان في علوم القرآن کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ تلاشِ بسیار کے بعد آخر وہ مجھے مل ہی گئی۔'' [۱۵]

امام داوٗدیؒ، حاجی خلیفہؒ اور بروکل مین نے بھی اپنی اپنی کتب میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔[۱۶]

البرھان میں امام زرکشیؒ کا منہج تالیف

امام زرکشیؒ کے زمانے تک علومِ قرآن اس طرح ایک کتابی صورت میں مدوّن نہیں تھے جس طرح علومِ حدیث شروع میں ہی مدوّن ہوگئے تھے۔ اُنہوں نے البرھان میں علومِ قرآن کے متعلق سلف صالحین کے متعدد اقوال کو جمع کیا ہے۔ امام زرکشیؒ البرھان کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

''متقدمین علما قرآن کریم کے متعدد علوم کو ایک کتاب کی صورت میں اس طرح مدوّن نہ کر سکے، جیسے اُنہوں نے علومِ حدیث کو مدوّن اور جمع کر دیا تھا، تو میں نے ایک ایسی کتاب تصنیف کرنے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جو ان تمام علومِ قرآن کا احاطہ کرنے والی ہو جن کے بارے میں علما بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔'' [۱۷]

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں:

''علوم قرآن پر ایک کتاب لکھنے کی غرض سے جب میں نے سلف صالحین کی اس موضوع پر کتب کی تلاش شروع کی تو مجھے دیکھ کر تعجب ہوا کہ انہوں نے جس طرح حدیث کے مختلف علوم پر مستقل کتب تالیف کی ہیں، اس طرح مختلف قرآنی علوم پر ان کی کتب موجود نہیں ہیں۔'' [۱۸]

اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ کم از کم امام زرکشیؒ کے زمانے تک علومِ قرآن نکھر کر سامنے نہیں آئے تھے۔ تو امام زرکشیؒ اُن اوّلین علماء میں سے ہیں جنہوں نے علومِ قرآن کو ایک جامع صورت میں تالیف کیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس زمانے تک علومِ قرآن موجود ہی نہ

تھے، بلکہ قرآنِ کریم کے فنون میں سے ہر فن مثلاً تفسیر، ناسخ منسوخ، متشابہ اور وقف وابتدا وغیرہ پر مستقل کتب تو بہت شروع کے زمانے سے ہی منظر عام پر آچکی تھیں اور اسی طرح البرھان سے پہلے قرآن کریم کے بعض علوم وفنون پر مشتمل کتب مثلاً فنون الأفنان از ابن جوزی ۵۹۷ھ اور جمال القرآء از ابوحسن سخاوی ۶۴۳ھ بھی لکھی جا چکی تھیں۔

تو مطلب یہ ہے کہ امام زرکشیؒ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے البرھان میں قرآن کریم کے تمام علوم وفنون کا احاطہ کرنے کی کوشش کی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک بہت ہی مشکل کام تھا جس کو امام صاحبؒ پہلی مرتبہ سرانجام دینے لگے تھے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ ہر فن پر اولین کتاب سب سے مشکل اور مختصر ہوا کرتی ہے اور بعد میں آنے والے علما اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں...... ولٰكنّ الفضل للمتقدّم!

جب امام زرکشیؒ نے یہ کتاب تصنیف کرنا شروع کی تو ان کے سامنے سلف صالحین کی قرآنِ کریم کے مختلف علوم میں مستقل تالیفات کی صورت میں ایک بہت وسیع ذخیرہ موجود تھا تو اُنہوں نے ہر فن پر موجود مواد کو الگ الگ ترتیب دیا اور اسے ایک نئی ترتیب اور اسلوب میں ڈھال کر الگ الگ ابواب اور موضوعات کے تحت جمع کر دیا۔

امام زرکشیؒ نے البرھان کی تصنیف میں پختہ علمی طریقۂ کار اپنایا۔ سب سے پہلے تو وہ ہر فن کی تعریف اور اُس کا حدودِ اربعہ بیان کرتے ہیں اور پھر اس فن کے بڑے بڑے علما اور ان کی کتب کا تذکرہ کرتے ہیں اور پھر اس فن کا آغاز اور ارتقا ذکر فرماتے ہیں اور پھر ان فن کی اقسام، موضوعات اور مسائل کا تفصیل سے تذکرہ کرتے ہیں۔ اس طرح جب وہ ایک فن کا مکمل احاطہ کر لیتے ہیں تو پھر اگلے فن کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔

امام صاحبؒ ایک فن کے مختلف موضوعات کا تذکرہ کرتے ہوئے اس فن کے ائمہ کے اقوال سے بھی استفادہ کرتے ہیں اور کبھی تو ان ائمہ کا نام ذکر کرتے ہیں اور کبھی ان کی کتابیں، لیکن وہ ان کے اقوال کو اپنے انداز اور اُسلوب سے بیان کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر وہ سلف صالحین کے لمبے کلام کو اپنے الفاظ میں مختصراً ذکر فرما دیتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

امام زرکشیؒ نے البرھان میں علومِ قرآن، لغت، حدیث اور فقہ کے اَکابر علما اور بڑی بڑی کتب کا تذکرہ کیا ہے۔ نیز قرآن کریم، حدیث، عربوں کی ضرب الامثال اور اشعار وغیرہ سے خوب استفادہ کیا ہے، گویا یہ کتاب علومِ قرآن کا ایک ایسا دائرۃ المعارف بن گئی ہے جس نے قرآنِ مجید کے متعلق متعدد علوم کا احاطہ کرلیا ہے۔

امام صاحبؒ نے البرھان کے شروع میں ایک جامع مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں قرآنِ کریم کے فضائل اور اس کے متعلق علما کے اقوال ذکر کردیے ہیں، پھر علومِ قرآن کے آغاز وارتقا کا ذکر کیا ہے اور ہر فن کے جید علما کا ذکر بھی کیا ہے اور اس کے بعد اس کتاب کا سببِ تالیف ذکر کیا ہے اور مقدمہ کے آخر میں اس کتاب کے تمام موضوعات کی فہرست بیان کی ہے۔

پھر علم تفسیر پر ایک فصل قائم کی ہے جس میں تفسیر کی تعریف اور اس کے مبادیات کا ذکر کیا ہے اور اس کی مختلف انواع پر کتب کا تذکرہ کیا ہے اور پھر تفسیر کی اہمیت پر بہت قیمتی اور وقیع بحث کی ہے۔

اس کے بعد علومِ قرآن کی تعداد اور اقسام پر ایک فصل قائم کی ہے اور اس کے متعلق علما کے اقوال کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہوتا ہے جس میں قرآن کریم کے مختلف انواع کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے اور پہلی نوع اَسبابِ نزول کی معرفت کے بارے میں ہے اور آخری یعنی سنتالیسویں نوع مفرد اَدوات کے بارے میں ہے۔

امام زرکشیؒ نے البرھان میں قرآنِ کریم کے علوم کی ۴۷ انواع واقسام ذکر کی ہیں۔ ان کی بیان کردہ تمام انواع وتفصیل اور صفحات کے اعتبار سے برابر نہیں، بلکہ ان میں بہت تفاوت ہے۔ مثلاً چھیالیسویں نوع جو کہ قرآنِ کریم کے اُسلوب اور فصاحت وبلاغت کے متعلق ہے، وہ دار المعرفة بیروت کے طبع کے مطابق ۷۷۹ صفحات پر مشتمل ہے، جبکہ چھبیسویں نوع جو قرآن کریم کے فضائل پر مشتمل ہے، صرف ۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور باقی انواع ۲ اور ۷۷۹ صفحات کے مابین ہیں۔ نیچے ہم ایک جدول میں البرھان کی تمام انواع کے نام اور ان کے صفحات کی تعداد ذکر کرتے ہیں، تاکہ البرھان في علوم القرآن کا مختصر سا خاکہ ذہن میں آجائے:

www.KitaboSunnat.com

نمبر	نوع کا نام	صفحات	نمبر	نوع کا نام	صفحات
۱	اسبابِ نزول	۱۳	۲	آیات کی باہمی مناسبت	۱۸
۳	علم الفواصل	۴۹	۴	وجوہ ونظائر	۹
۵	متشابہ القرآن	۴۴	۶	مبہمات القرآن	۹
۷	سورتوں کے مطالع کے اسرار	۱۸	۸	سورتوں کا اختتام	۵
۹	مکی ومدنی سورتیں	۱۹	۱۰	شروع وآخر میں نازل ہونیوالی آیات	۵
۱۱	قرآن کریم کی لغات	۱۸	۱۲	قرآن کے نازل ہونے کی کیفیت	۴
۱۳	قرآن کریم جمع وتدوین اورحفاظ صحابہ کرامؓ	۱۱	۱۴	سورتوں اور آیات کی تقسیم	۲۹
۱۵	قرآن کریم کے نام	۱۰	۱۶	قرآن میں لغتِ قریش کے علاوہ الفاظ	۴
۱۷	قرآن کریم میں معرب الفاظ	۴	۱۸	قرآن کے مشکل الفاظ	۶
۱۹	تصریف کی معرفت	۴	۲۰	قرآن کریم کی بلاغت	۱۰
۲۱	قرآن کریم کی فصاحت	۷	۲۲	قرآن کریم کی قراءات	۲۱
۲۳	قراءاتِ قرآنیہ کی توجیہ	۳	۲۴	وقف وابتداء	۳۴
۲۵	رسم الخط	۵۶	۲۶	قرآن کریم کے فضائل	۲
۲۷	قرآن کریم کے خواص	۴	۲۸	بعض سورتوں کی فضیلت	۱۱
۲۹	تلاوتِ قرآن کے آداب	۳۲	۳۰	قرآن کریم سے اقتباس	۵
۳۱	قرآن کریم کی مثالیں	۹	۳۲	قرآن کریم کے فقہی احکام	۲۱
۳۳	قرآن کریم کا اندازِ جدل	۴	۳۴	ناسخ اور منسوخ	۵
۳۵	موھم اور مختلف	۲۳	۳۶	محکم اور متشابہ	۱۰
۳۷	صفات کے سلسلے میں متشابہ آیات	۱۲	۳۸	اعجازِ قرآن کی معرفت	۳۵
۳۹	قرآنِ کریم کے تواتر کا وجوب	۲۲	۴۰	سنت کی قرآن سے مخالفت	۱۸

www.KitaboSunnat.com

۴۱	قرآن کریم کی تفسیر وتاویل	۷۰	۴۲	مخاطبات کے وجود کی معرفت	۳۸
۴۳	قرآن میں حقیقت ومجاز	۴۵	۴۴	کنایہ اور تعریض	۱۶
۴۵	کلام کے معنی کی اقسام	۶۶	۴۶	قرآن کریم کا اُسلوب	۷۷۹
۴۷	بعض ادوات کی معرفت	۲۷۰			

البُرھانؒ کے مصادر

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ امام زرکشیؒ نے البرھان کی تصنیف میں علمائے متقدمین کی قرآنِ کریم کے علیحدہ علیحدہ علوم پر مستقل کتب سے بہت استفادہ کیا ہے۔ امام زرکشیؒ علوم قرآن کی ہرنوع کو بیان کرتے ہوئے اس کے مصادر اور ان کے مؤلفین کا تذکرہ بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات وہ متقدم علما کی بعض کتب کی نصوص ان کا حوالہ دیے بغیر بھی ذکر کردیتے ہیں۔ امام زرکشیؒ نے البرھان میں جن مصادر کی تصریح کی ہے، وہ ۳۰۱ ہیں۔ اور وہ مصادر جن کی اُنہوں نے تصریح نہیں کی یا پھر جن کے صرف مؤلفین کے نام بتلائے ہیں، وہ بھی تقریباً اِتنے ہی ہیں۔ مصادر کی اتنی بڑی تعداد ان کی علم کے ساتھ محبت، محنتِ شاقہ اور مطالعہ کی وسعت پر دلالت کرتی ہے۔

ان مصادر میں سے بعض تو علومِ قرآن، مثلاً تفسیر، اسبابِ نزول اور ناسخ ومنسوخ کے متعلق ہیں، بعض احادیثِ مبارکہ، مثلاً صحیحین اور سنن اَربعہ وغیرہ کے متعلق، جبکہ بعض متنوع قسم کے فنون مثلاً کلام وجدل، فقہ واُصول فقہ، لغت اور ادب وغیرہ کے متعلق ہیں۔

علوم قرآن کے مصادر ......جن سے امام زرکشیؒ نے بہت استفادہ کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ ''یہ وہ کتب ہیں جو علومِ قرآن پر مجھ سے پہلے لکھی گئی ہیں اور ان کے مؤلفین نے انہیں اپنی تفاسیر کے مقدمات میں ذکر کیا ہے یا وہ ایسی کتب ہیں جو قرآنِ کریم کے بعض علوم پر مستقل تصنیف کا درجہ رکھتی ہیں...... ایسی کتب درج ذیل ہیں :

- مقدمة تفسير جامع البيان للإمام الطبري ۳۱۰ھ
- مقدمة مفردات القرآن للإمام راغب الأصفهانى ۵۰۵ھ

www.KitaboSunnat.com

- مقدمه تفسير المحرر الوجيز للإمام ابن عطية الغرناطي ۵۴۱ھ
- مقدمة تفسير الجامع لأحكام القرآن للإمام القرطبى ۶۷۱ھ
- البرهان في متشابه القرآن لأبي المعالي ابن عبد الملك ۴۹۴ھ
- فنون الأفنان لابن الجوزي ۵۹۷ھ
- المغني في علوم القرآن لابن الجوزي ۵۹۷ھ
- جمال القرآء للسخاوي ۶۴۳ھ
- المرشد الوجيز لأبي شامة المقدسي ۶۶۵ھ

وہ تفاسیر جن سے امام زرکشی نے بہت استفادہ کیا، درج ذیل ہیں:

- تفسير الكشاف للزمخشري ۵۳۸ھ
- المحرر الوجيز لابن عطية ۵۴۱ھ
- إعجاز القرآن للباقلاني ۴۰۳ھ
- الانتصار للباقلاني ۴۰۳ھ
- فضائل القرآن لأبي عبيد القاسم بن سلام الهروي ۲۲۴ھ

البرھان میں فقہ کے مصادر

- أحكام القرآن لابن العربي ۵۴۳ھ
- الرسالة للشافعي ۲۰۴ھ
- رؤوس المسائل للنووي ۶۷۶ھ
- فتاویٰ لابن الصلاح ۶۴۳ھ

البرھان میں لغت کے مصادر

- كتاب سيبويه
- فقه اللغة لابن فارس ۳۹۵ھ
- منهاج البلغاء لحازم القرطاجني
- مفتاح العلوم للسكاكي ۶۲۶ھ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

① طبقات الشافعية: ٤/ ١٣٩ ، الدرر الكامنة: ٣/ ٣٩٧ ، شذرات الذهب: ٦/ ٣٣٥
② البداية والنهاية: ١٤/ ١٤ وما بعده ، النجوم الزاهرة: ٧/ ٤٧
③ إنباء الغمر: ٣/ ١٣٩
④ طبقات المفسرين: ٢/ ١٦٢ ، الدرر الكامنة: ٣/ ٣٩٧ ، طبقات الشافعية: ٤/ ٣١٩ ، إنباء الغمر: ٢/ ١٣٩
⑤ طبقات الشافعية: ٤/ ٣١٩
⑥ الدرر الكامنة: ٣/ ٣٩٨
⑦ السلوك لمعرفة دول الملوك للمقريزى: ٣/ ٢/ ٧٧٩
⑧ طبقات الشافعية: ٤/ ٣١٩
⑨ بدائع الزهور: ١/ ٢/ ٤٥٢
⑩ طبقات المفسرين: ٢/ ١٦٢
⑪ مقدمة البرهان فى علوم القرآن: ١/ ١٧
⑫ طبقات الشافعية: ٤/ ٣٢٠ ، الدرر الكامنة: ٣/ ٣٩٧ ، إنباء الغمر: ٣/ ١٤٠ ، الرسالة المستطرفة: ١٩٠
⑬ الدرر الكامنة: ٣/ ٣٩٨ ، إنباء الغمر: ٣/ ١٤١
⑭ إنباء الغمر: ٣/ ١٤٠
⑮ حسن المحاضرة: ١/ ٤٣٧ ، الإتقان: ١/ ١٠
⑯ طبقات المفسرين: ۲/۱۶۳،كشف الظنون: ۱/۲۴۰،تاريخ الأدب العربي: ۲/۱۰۸
⑰ البرهان في علوم القرآن: ١/ ١٠٢
⑱ الإتقان في علوم القرآن: ١/ ٤

اُردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی سی ڈی

ماہنامہ 'محدث' کے آخری چھ سال ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۴ء

کے تمام شمارے اور خاص نمبرز ایک سی ڈی پر

جس کے تمام مضامین کو موضوعاتی اشاریہ کے ساتھ بھی لنک کر دیا گیا ہے

قیمت صرف ۱۰۰ روپے + ڈاک خرچ ۲۵ روپے   دفتر محدث سے طلب فرمائیں!

جن حضرات کا زرِ سالانہ ختم ہو چکا ہے، وہ فوری طور پر اس کو ادا کریں

ادائیگی کے بغیر محدث وصول کرنا مالی خیانت کے مترادف ہے!